THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the February 23, 2024
(335th Session)
Volume I, No. 03
(Nos.01-10)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume I	SP.I (03)/2024
No. 03	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of public importance raised by Senator Kauda Babar regarding drinking water crisis in Gwadar, Balochistan 2
3. Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat, regarding [The Toshakhana (Maintenance, Administration and Regulation) Bill, 2023] 5
4. Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat, regarding [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2023] 6
5. Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat, regarding [The Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2023] 6
6. Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat, regarding [The Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) (Amendment) Bill, 2023] 7
7. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue, regarding [The State-Owned Enterprises (Governance and Operations) (Amendment) Bill, 2023] 7
8. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue, regarding [The Banking Companies (Amendment) Bill, 2023] 8
9. Presentation of Report of the Standing Committee on Science and Technology, regarding [The Pakistan Council for Science and Technology (Amendment) Bill, 2023] 8
10. Presentation of Report of the Standing Committee on Housing and Works, on a starred question regarding the deplorable condition of the Government housing colony in Sector G-8, Islamabad. 9
11. Presentation of Report of the Standing Committee on Petroleum on a Starred Question regarding the Rates of LPG 9
12. Presentation of Report of the Standing Committee on Climate Change on a point of public importance regarding increasing smog in various cities of Punjab 10
13. Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion against the Neo News TV Channel on airing a fake, false and malicious news report against the Senators 11
14. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training regarding [The Smart Institute of Sciences and Technology (Amendment) Bill, 2023] 11
15. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training regarding [The Federal Institute of Management Sciences Bill, 2023] 12

16. Point of Public Importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding recent order passed by the Chief Justice Supreme Court of Pakistan in a case pertaining to Qadyanis 12
17. Calling Attention Notice marked by Senator Fawzia Arshad regarding the distribution of Electricity Bills of IESCO at the end of month instead of first week of the month 17
    - *Mr. Murtaza Solangi (Minister for Parliamentary Affairs) 18*
    - *Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 19*
18. Point of Public Importance raised by Senator Taj Haider regarding pass marks for getting license by the PMDC for foreign medical graduates........ 22
    - *Senator Muhammad Humayun Mohmand 22*
19. Point raised by Senator Zeeshan Khan Zada regarding the news about a letter being written to the IMF by Mr. Imran Khan 23
20. Point of public importance raised by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen regarding PMDC's eligibility criteria for medical students 24
    - *Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani 25*
21. Point of public importance raised by Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani regarding increase in the prices of medicines 26
22. Points of public importance raised by Senator Rubina Khalid reg. (i) PMDC's eligibility criteria for medical students and (ii) Need for rejection of hate politics by the political parties 27
23. Further discussion the point of public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding recent order passed by the Chief Justice Supreme Court of Pakistan in a case pertaining to Qadyanis 29
    - *Senator Shahadat Awan 29*
    - *Senator Molvi Faiz Muhammad 32*
24. Point of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding situation arising out of the results of the General Elections, 2024 36
    - *Senator Muhammad Tahir Bizinjo 39*
    - *Mr. Murtaza Solangi, Minister for Parliamentary Affairs.............. 40*

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the February 23, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty-five minutes past ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mirza Muhammad Afridi) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ
﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں خود اپنا نفس بھلا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔ دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ جنت میں جانے والے ہی اصل

میں کامیاب ہیں۔ ہم نے اگر یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں۔ سورۃ الحشر

(آیات نمبر ۱۸تا۲۱)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام ممبران کو جمعہ مبارک ہو۔ سینیٹر صاحب۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں پہلے question hour لے رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحب, please میں question hour تو لے لوں۔ سینیٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو time دیتا ہوں۔ جی بابر صاحب۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحب ابھی question hour شروع نہیں ہوا تو آپ کیسے منسٹر صاحب کا کہہ رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا mic بند ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ Mic کھولیں بابر صاحب کا۔

Point of public importance raised by Senator Kauda Babar regarding drinking water crisis in Gwadar, Balochistan

سینیٹر کہدہ بابر: Suspend کر دیں جناب۔ نہیں چاہیئے ہم کو ان کا جواب۔ ایک وزیر آ کر جواب دے گا تو اس بے چارے کا جواب سن کر کیا کرنا ہے۔ وہ خود مجبور ہے جناب۔ وہ مجبور ہیں اور ان کی ایسی duty لگا دی گئی ہے جو انہوں نے کرنی بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے جو بات کرنی ہے۔ براہ مہربانی وہ کریں۔

سینیٹر کہدہ بابر: جناب مجھے صرف ایک منٹ کے لئے mic دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بتائیں۔ آپ کا mic کھلا ہے۔

سینیٹر کہدہ بابر: جناب میرے علاقے گوادر شریف میں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر آپ public importance پر بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ question hour کے بعد کر لیں۔

سینیٹر کہدہ بابر: جناب میں importance پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے پاس ابھی نگران حکومت کے دس دن باقی ہیں، تو دس دن سولنگی صاحب آ کر یہاں جواب دیتے رہیں گے۔ تو کیا دس دن تک میں اپنے لوگوں کو گوادر میں پیاسا رہنے دوں؟ آپ مجھے بتائیں کہ کوئی انسان ایک دن بھی پیاسا رہ سکتا ہے؟ آج کی تاریخ میں وہاں پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ تو آپ مجھے بتائیں میں وہاں کے لوگوں کے لئے بات بھی نہ کروں۔ میں یہاں کھڑا ہو کر ان کی باتیں سنتا رہوں اور اپنے لوگوں کی باتیں سنتا رہوں کہ یہ مجھے کہیں کہ یہ ٹافی لے لو یا یہ لولی پوپ لے لو۔

ایسا نہیں ہے جناب۔ ہمارے مسائل حل کرنے کے لئے جب سے نگران حکومت آئی ہے، تو بلوچستان کی نگران حکومت ان سب میں ناکام ترین نگران حکومت ہے۔ یہ نہ تو الیکشن صحیح طرح سے کرا سکے اور نہ ہی مسائل کا حل صحیح طریقے سے نکال سکے۔ بلوچستان میں لوگ رو رہے ہیں۔ بلوچستان میں لوگوں کے مسائل ہیں۔ بلوچستان میں جو لوگ الیکشن جیتے ہیں وہ بھی رو رہے ہیں اور جو ہارے ہیں وہ بھی رو رہے ہیں۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے۔ میں نے صوبہ بلوچستان پہلا صوبہ دیکھا ہے کہ جہاں جو الیکشن جیتا ہے وہ بھی رو رہا ہے اور جو الیکشن ہارا ہے وہ بھی رو رہا ہے۔

وہاں پانی کا مسئلہ الگ ہے، وہاں حالیہ سیلاب سے جو سڑکیں تباہ ہوئی ہیں وہ تا حال تباہ ہیں۔ میں تو خوش تھا کہ میرے صوبے کا وزیر اعظم آیا تھا، آج ڈیڑھ سال گزر گیا ہے تو وہاں میرے صوبے میں roads بن جانے چاہیے تھے۔ بلوچستان کے مسائل کا حل ہونا چاہیے تھے، آج ان مسائل کا حل نہیں ہوا۔ میں کس سے گلہ کروں؟ میں پاکستان کے نظام سے گلہ کروں؟ ہمارے لوگوں کو finance کے نام پر دبایا جاتا ہے۔ ہم کہہ رہے تھے کہ بلوچستان میں اتنا potential ہے، وہاں tax free environment create کریں، یہ گوادر میں specially کریں تو اس سے آپ کے بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کیا گیا، میں ان مسائل کی بات کروں یا میں یہ بات کروں کہ آج میرے علاقے جیونی اور اورماڑہ میں لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ وہاں پر دو، تین pipelines کا مسئلہ ہے، وہ مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا۔ میرے علاقے گوادر شہر میں گٹر

ابل رہے ہیں، ان کے مسائل حل نہیں ہو سکتے لیکن ان مسائل کا حل کس نے کرنا تھا۔ جناب! ڈیڑھ سال سے زیادہ ہو گیا، اس نگران حکومت کو آئے ہوئے، اگر آپ آج دن تک مجھے اور میرے لوگوں کو گوادر میں پیاسا دیکھنا چاہتے ہیں تو مجھے پیاسا رکھیں۔ آپ واقعی وہاں پر کچھ کرنا چاہتے ہیں تو وہاں پر لوگوں کو پینے کا پانی تو ملے، ہمیں نہانے کا پانی نہیں چاہیے۔ میں گوادر کی بات کرتا ہوں تو میں گوادر شہر کا نہیں کہتا، میں پورے گوادر ضلع کی بات کرتا ہوں، ہمارا یہ ضلع اورماڑہ سے شروع ہو کر جیونی تک جاتا ہے۔ جیونی سے لے کر اورماڑہ تک پانی کا مسئلہ ہے اس کو حل کرنے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ ذمہ داری کوئی نہیں لے رہا۔ ہم اس ناکام نگران حکومت کی وجہ سے اس مسئلے میں پھنسے ہوئے ہیں۔

جناب! میں اس کا حل کہاں مانگوں، بلوچستان اسمبلی نہیں ہے، اگر میں یہاں پر بات کروں گا تو آپ کہیں گے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے، صوبائی معاملہ نگران حکومت حل کرے گی۔ میں نگران حکومت میں کس سے کہوں؟ ڈومکی صاحب سے کہوں، وہاں کے Chief Secretary سے کہوں۔ آپ مجھے بتائیں، میں کس سے کہوں؟ جناب! آپ اس مسئلے کا حل تجویز کریں، میں اس مسئلے کا حل آپ پر چھوڑتا ہوں، آپ تجویز کرکے مجھے بتائیں کہ وہاں پر کس سے کہوں۔ میں اگر یہاں پر بات کروں گا تو مجھے کہا جائے گا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے تو صوبے میں حکومت نہیں ہے۔ نگران حکومت ہے، اس نگران حکومت کو کون کہے گا؟ وہاں پر MPAs نہیں ہیں، اگر دس دن تک MPAs حلف نہیں اٹھاتے، MPAs نہیں ہوتے اور نیا وزیر اعلیٰ نہیں آتا تو گوادر کے لوگ دس دن تک پیاسے رہیں۔ جناب! میں آپ سے سوال کرکے بیٹھ جاؤں گا، میری اور کوئی بات نہیں ہے، آپ سے سوال کرکے بیٹھ رہا ہوں، جناب! میں نے کس سے کہنا ہے۔ جناب! آپ کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب! میں Question Hour کر لوں پھر آپ کو point of public importance پر موقع دے دوں گا۔ جی سینیٹر طاہر بزنجو صاحب کا mic کھولیں۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب! نگرانوں کی نگرانی میں بدترین دھاندلی ہوئی ہے، ہم اس کے بعد بھی ان کو سنیں، یہ وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ آپ Question Hour کو suspend کر دیں، یہ سب کی رائے ہے اور دوسرے ایجنڈے کی طرف چلیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب مرتضٰی سولنگی صاحب! وزراء آئے ہوئے ہیں؟آپ بتائیں کہ ان سوالوں کے لیےconcerned Ministersآئے ہوئے ہیں؟

جناب مرتضٰی سولنگی (نگران وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب! زیادہ تر سوالات وزیربرائے صنعت و تجارت کے حوالے سے ہیں اور وہ سعودی عرب میں ایک سرکاری engagementکے حوالے سے ملک سے باہر ہیں، کچھ سوالات ایسے ہیں جن کے جوابات وہ آ کر دینا پسند کریں گے، انہوں نے یہی فرمایا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا وزیر موجود نہیں ہیں؟

جناب مرتضٰی سولنگی: جی موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب سولنگی صاحب! یہ بہت important questionsتھے، اگر وزیر صاحب خود آتے اور ان کے جوابات دیتے، وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب مرتضٰی سولنگی: جی وہ موجود نہیں ہیں کیونکہ ان کو ایک سرکاری دورے پر سعودی عرب جانا پڑا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سیکرٹری صاحب! آپ نے ان کو inform نہیں کیا تھا کہ آج Question Hour ہے تو آج سارے وزراء کیوں نہیں آئے۔ Question Hour کو defer کر دیتے ہیں لیکن یہ اچھی بات نہیں ہے، Question Hourتھا تو وزراء کو آنا چاہیے تھا۔ میں agendaلے لیتا ہوں کیونکہ ایک چھوٹا سا agendaہے۔

Order No.3, Senator Saadia Abbasi, Chairperson Standing Committee on Cabinet Secretariat may move Order No.3 please.

<u>Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Toshakhana (Maintenance, Administration and Regulation) Bill, 2023]</u>

Senator Saadia Abbasi: Thank you sir. I, Chairperson, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee, on the Bill to provide for the maintenance, administration and regulation of

Toshakhana [The Toshakhana (Maintenance, Administration and Regulation) Bill, 2023], introduced by Senator Mushtaq Ahmed on 3rd April, 2023.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.4, Senator Saadia Abbasi, Chairperson Standing Committee on Cabinet Secretariat may move Order No.4 please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2023]

Senator Saadia Abbasi: I, Chairperson, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee, on the Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Shahadat Awan on 6th November, 2023.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.5, Senator Saadia Abbasi, Chairperson Standing Committee on Cabinet Secretariat may move Order No.5 please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2023]

Senator Saadia Abbasi: I, Chairperson, Standing Committee on Cabinet Secretariat, Chairperson, present report of the Committee, on the Bill further to amend the Public Procurement Regulatory Authority Ordinance, 2002 [The Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Shahadat Awan on 6th November, 2023.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.6, Senator Saadia Abbasi, Chairperson Standing Committee on Cabinet Secretariat may move Order No.6 please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) (Amendment) Bill, 2023]

Senator Saadia Abassi: I, Chairperson, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee, on the Bill further to amend the Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) Act, 1957 [The Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Shahadat Awan on 13th November, 2023.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.7, Senator Saadia Abbasi, on behalf of Senator Saleem Mandviwalla, Chairman Standing Committee on Finance and Revenue may move Order No.7 please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue on [The State-Owned Enterprises (Governance and Operations) (Amendment) Bill, 2023]

Senator Saadia Abassi: I, on behalf of Senator Saleem Mandviwalla, Chairman Standing Committee on Finance and Revenue, present report of the Committee on the Bill further to amend the State Owned Enterprises (Governance and Operations) Act, 2023 [The State-Owned Enterprises (Governance and Operations)

(Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Bahramand Khan Tangi on 20th November, 2023.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.8, Senator Saadia Abbasi, on behalf of Senator Saleem Mandviwalla, Chairman Standing Committee on Finance and Revenue may move Order No.8 please.

Presentation of Report of the Stading Committee on Finance and Revenue on [The Banking Companies (Amendment) Bill, 2023]

Senator Saadia Abassi: I, on behalf of Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, present report of the Committee on the Bill further to amend the Banking Companies Ordinance, 1962 [The Banking Companies (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senators Naseebullah Bazai, Faisal Saleem Rehman and Kauda Babar on 13th November, 2023.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.9, Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen, Chairman, Standing Committee on Science and Technology may move Order No.9 please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Science and Technology on [The Pakistan Council for Science and Technology (Amendment) Bill, 2023]

Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen: I, Chairman, Standing Committee on Science and Technology, present report of the Committee on the Bill further to amend the Pakistan Council for Science and Technology Act, 2017 [The Pakistan Council for Science

and Technology (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Shahadat Awan on 13th November, 2023.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.10, Senator Hidayatullah Khan, Chairman, Standing Committee on Housing and Works, may move Order No.10 please.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب! آپ ان کے behalf پر move کریں گے؟ جی Order No.10 move کریں۔

Presentation of Report of the Standing Committee on Housing and Works, on a starred Question regarding the deplorable condition of the Government housing colony in Sector G-8, Islamabad.

Senator Bahramand Khan Tangi: I, on behalf of Senator Hidayatullah Khan, Chairman, Standing Committee on Housing and Works, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No.52 asked by Senator Dost Muhammad Khan on 10th November, 2023, regarding the deplorable condition of the Government housing colony in Sector G-8, Islamabad.

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.11, Senator Muhammad Abdul Qadir, Chairman, Standing Committee on Petroleum,may move Order No.11 please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Petroleum on a Starred Question regarding the Rates of LPG

Senator Saadia Abbasi: I, Senator Saadia Abbasi on behalf of Senator Muhammad Abdul Qadir, Chairman, Standing Committee on Petroleum present report of the

Committee on the subject matter of Starred Question No.3 asked by Senator Mushtaq Ahmed on 4th April, 2023, regarding the Rates of LPG.

(Report was laid)

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.12. Senator Seemee Ezdi, Chairperson, Standing Committee on Climate Change may move Order No.12, please.

سینیٹر سیمی ایزدی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں کراچی سے اسلام آباد کے لیے travel کر رہی تھی تو میں نے یہ سوال پوچھا تھا۔ جب یہاں پر جہاز نے land کیا تو اتنی زیادہ fog تھی کہ ہمارا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اپنی report lay کریں۔

سینیٹر سیمی ایزدی: میں صرف یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ میں نے اس کے بارے میں یہ سوال پوچھا تھا، کیونکہ میرا سوال ہے اور میری کمیٹی کا کوئی اور رکن اسے lay کرنا چاہے تو they are most welcome.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ خود کریں کیونکہ آپ موجود ہیں۔

<u>Presentation of Report of the Standing Committee on Climate Change on a point of public importance regarding increasing smog in various cities of Punjab</u>

Senator Seemee Ezdi: I, Senator Seemee Ezdi, Chairperson, Standing Committee on Climate Change present report of the Committee on a point of public importance raised by me on 20th November, 2023, regarding increasing smog in various cities of Punjab.

(Report was laid)

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.13. Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman,

Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges may move Order No.13, please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion against the Neo News TV Channel on airing a fake, false and malicious news report against the Senators

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I, Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges present report of the Committee on a Privilege Motion moved by Senators Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, Rubina Khalid, Dr. Zarqa Suharwardy Taimur and Muhammad Humayun Mohmand, against the Neo News TV Channel on airing a fake, false and malicious news report against the Senators.

(Report was laid)

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.14. Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training may move Order No.14, please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Smart Institute of Sciences and Technology (Amendment) Bill, 2023]

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: Thank you Mr. Chairman. I, Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training present report of the Committee on a Bill further to amend the Smart Institute of Sciences and Technology Act, 2022 [The Smart Institute of

Sciences and Technology (Amendment) Bill, 2023] introduced by Senators Dilawar Khan and Naseebullah Bazai on 20th November, 2023.

(Report was laid)

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid. Order No.15. Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training may move Order No.14, please.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Federal Institute of Management Sciences Bill, 2023]

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: I, Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training present report of the Committee on a Bill to provide for the establishment of the Federal Institute of Management Sciences [The Federal Institute of Management Sciences Bill, 2023] introduced by Senators Dilawar Khan and Naseebullah Bazai on 27th November, 2023.

(Report was laid)

Mr. Deputy Chairman: Report stands laid.

سینیٹر مشتاق احمد صاحب آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟

Point of Public Importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding recent order passed by the Chief Justice Supreme Court of Pakistan in a case pertaining to Qadyanis

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں ایک بہت ہی اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ دنوں سپریم کورٹ آف پاکستان نے قادیانیوں کے ایک کیس میں فیصلہ سنایا ہے، جس کی وجہ سے پچھلے دو تین روز سے پورے پاکستان میں، سوسائٹی کے اندر بھی اور social media

پر بھی زبردست قسم کا اضطراب اور بحث جاری ہے۔ چونکہ یہ ایوان ہے اس لیے یہاں اس مسئلے پر بات ہونی چاہیے، اس لیے میں یہاں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! کل سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک پریس ریلیز جاری کی ہے، اس میں انہوں نے دو باتیں کی ہیں جو میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ پہلی بات یہ کی ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان، قاضی فائز عیسیٰ اپنے فیصلوں میں قرآن مجید کی آیات، خاتم النبیین ﷺ کی احادیث، خلفائے راشدین کے فیصلوں اور فقہائے کرام کی آراء سے استدلال کرتے ہوئے کوشش کرتے ہیں کہ تمام قوانین کی ایسی تعبیر اختیار کی جائے جو احکام اسلام کے مطابق ہو۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ سپریم کورٹ کی طرف سے یہ وضاحت پریس ریلیز کی شکل میں آ گئی۔ دوسری بات جس کی اس پریس ریلیز میں وضاحت کی گئی وہ یہ ہے کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ کسی اسلامی اصول یا کسی آئینی یا قانونی شق کی تعبیر میں عدالتی فیصلے میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کی تصحیح و اصلاح اہل علم کی ذمہ داری ہے جس کے لیے آئینی اور قانونی راستے موجود ہیں۔ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے نظر ثانی یعنی review سے نہ پہلے کسی کو روکا ہے اور نہ ہی اب روکیں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو دوسری بات اس پریس ریلیز میں کی گئی ہے یہ بہت اہم ہے کیونکہ سینیٹ آف پاکستان اہل علم کی مجلس ہے اور ایوان بالا ہے اس لیے میں اپنی آراء اس ایوان میں دینا چاہتا ہوں کہ اس فیصلے میں قانونی طور پر، logically کیا مسائل ہیں اور اس کی اصلاح کیسے ہونی چاہیے۔

پہلی بات تو یہ ہے جناب چیئرمین! کہ جس طرح سے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ review کا قانونی اور آئینی راستہ موجود ہے تو اس فیصلے کے خلاف میں review میں جاؤں گا۔ اس لیے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ختم نبوت ہمارے لیے redline ہے اور ہم کسی کے لیے معمولی گنجائش نہیں چھوڑ سکتے، کسی کے لیے بھی کہ وہ کسی بھی راستے سے ختم نبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر سکے۔ اس لیے اس پریس ریلیز کی روشنی میں جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ قانونی اور آئینی راستہ review کا موجود ہے تو اس آئینی اور قانونی راستے کے تحت میں خود اس فیصلے کے خلاف review میں جاؤں گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس فیصلے میں جو کہ ابھی بھی میرے پاس پڑا ہوا ہے اور آپ لوگوں نے بھی اسے دیکھا ہو گا جو کہ بہت viral ہے، اس فیصلے میں غلطیاں ہیں۔ سب سے پہلے تو اس میں چیف جسٹس صاحب نے لکھا ہے کہ گمراہ کن تراجم کی اشاعت اور تقسیم The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Act, 2011 کے تحت جرم نہیں تھا۔ یہ ایک صریح غلطی ہے جو کہ سپریم کورٹ آف پاکستان سے ہوئی ہے۔ میرے سامنے یہ قانون The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Act, 2011 موجود ہے، جس کے اندر بھی یہ جرم تھا اور اسے میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس کا سیکشن 9 جس کا اس فیصلے میں ذکر کیا گیا ہے؛

Penalty.– (1) A printer, publisher or a proprietor of a recording company who contravenes any provision of this Act or the rules made thereunder, or a person in whose voice a record is prepared, or a person who has certified under sub-section (3) of section 5, a specimen copy or record of the Holy Quran which is not in conformity with the provisions of this Act, [shall be liable to imprisonment for a term which may extend to three years or with fine of not less than twenty thousand rupees or with both].

یہ 2011 کا ہے، سپریم کورٹ نے لکھا ہے کہ 2011 میں یہ جرم نہیں تھا، یہ جرم تھا۔ Amendment سے پہلے یہ جرم تھا، amendment کے بعد اس کے fine اور قید میں اضافہ ہوا ہے اور اس میں electronic device کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے تو سپریم کورٹ آف پاکستان کو اس غلطی کی اصلاح کرنی چاہیے اور یہ amendment سے پہلے بھی جرم تھا۔

تیسری بات یہ کہ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ Section 298-C کے تحت بھی اس مبارک ثانی نامی شخص نے کوئی جرم نہیں کیا ہے، یہ بھی غلط ہے۔ وہ تبلیغ کر رہا تھا اور مسلمانوں میں تحریف شدہ تراجم کی تقسیم کر رہا تھا، اس لیے یہ Section 298-C کے تحت جرم ہے اور اس کی بھی اصلاح کی ضرورت ہے۔ عدالت کو چاہیے کہ اپنے اس فیصلے کی اصلاح کرے کہ

Section 298-C کے تحت اگر وہ کوئی تحریف شدہ ترجمے کی مسلمانوں میں تبلیغ کر رہے ہیں تو اس کی انہیں اجازت نہیں ہے۔

چوتھی بات میں یہ کروں گا کہ اس فیصلے میں قرآنی آیات کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن ان قرآنی آیات کا موقع محل درست نہیں ہے۔ مثلاً اس میں سورۃ البقرہ کی ایک آیت دی گئی ہے (عربی) جس سے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ جیسے قادیانیوں پر کوئی جبر کیا جا رہا ہے، حالانکہ یہاں صورت حال یہ ہے کہ خود قادیانی مسلمانوں پر جبر کر رہے ہیں۔ وہ ایک گمراہ کن تفسیر قرآن کی تفسیر کے نام سے شائع کرتے ہیں اور پھر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر رہے ہیں، اس لیے اس آیت کا یہاں موقع اور محل درست نہیں تھا۔ دوسرا اس میں سورۃ الحجر کی آیت استعمال کی گئی ہے (عربی) کہ ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ گویا اگر قرآن کے اندر کوئی تخریب کرے اور تخریب کاری کرے، اس کے ترجمے اور تفسیر کو تبدیل کرے اور گمراہ کن تفسیر لے آئے تو اسے روکنے کا ذمہ اللہ نے لیا ہے۔ اس کا ترجمہ، اس کا محل، اس کی تفسیر اور پس منظر یہ بھی درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کے جو مختلف ذرائع ہیں ان میں سے ایک ذریعہ امت مسلمہ ہے۔ یہ تو بنی اسرائیل والی بات ہوئی کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ آپ جائیں اور آپ کا خدا جائے اور جا کر لڑیں، ہم تو یہاں بیٹھے ہوں گے۔ یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور قرآن خود جانیں اور ہم یہاں بیٹھے رہیں گے، نہیں، امت اس کی حفاظت کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک سبب امت مسلمہ ہے۔ یہ امت کی ذمہ داری ہے کہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کرے، اس کو محفوظ کریں، اس کو پھیلائیں، اس کو نافذ کریں، اس کو بالا کریں یہ سب کچھ امت کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ یہ موقع محل نہیں ہے، میں اپنی بات سمیٹ رہا ہوں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے تو ایک بات کرنی تھی۔

سینیٹر مشتاق احمد: صرف دو منٹ چونکہ یہ معاملہ اہم ہے میں وضاحت اس لیے کرنا چاہتا ہوں۔ پانچویں بات میں یہ کروں گا کہ فیصلے میں دستور پاکستان کے Articles 20 and 22 اقلیتوں کے حقوق کے ضمن میں حوالہ دیا گیا ہے یہ بات ٹھیک ہے کہ Articles 20 and 22 میں اقلیتوں کے حقوق کی بات کی گئی ہے اور ضمانت دی گئی ہے اور سب دے رہے ہیں لیکن یہ

ہے۔ یہ قانون اور امن امان کے تابع ہے اور subject to law and public order قادیانیوں کے ضمن میں امتناع قادیانیت کا قانون ہے، امتناع قادیانیت کا قانون کیا ہے؟ امتناع قادیانیت کا قانون یہ ہے کہ 298 b and c کے تحت قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے، مسلمانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ یہ قانون ہے جو قادیانیوں کے ضمن میں Articles 20 and 22 of the Constitution اور Supreme Court میں جو Zaheer ud din case ہے اس کا پانچ رکنی bench اس نے کہا ہے کہ امتناع قادیانیت کا جو قانون ہے وہ بنیادی حقوق سے متصادم نہیں ہے۔ انہوں نے بھی اس کو endorse کر دیا ہے اس لیے انہیں اقلیتوں کے حقوق یہاں حاصل ہیں الحمد للہ کسی کو کوئی issue نہیں ہے لیکن قادیانی روایتی معنوں میں ایک اقلیت ہیں بھی نہیں وہ تو دراصل ایک فتنہ ہے، سچی بات تو یہ ہے کہ وہ اسلام کے اوپر حملہ آور ایک فتنہ ہے کہ جو مسلمانوں کا نام لے کر، مسلمانوں کے جامے میں، مسلمانوں کے لبادے میں اسلام کی جڑیں اکھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس لیے جو اقلیتوں کے حقوق Articles 20 and 22 میں دیے گئے ہیں یہ امتناع قادیانیت کا جو قانون ہے اس کے ساتھ یہ جڑے ہوئے ہیں اور یہ Supreme Court کے پانچ رکنی bench کا فیصلہ ہے اور 298 b and c کے تناظر میں اس کو دیکھا جائے گا اور آخری بات میں یہ کروں گا کہ اس فیصلے کے یہ جو paragraphs 6, 7, 8, 9 and 10 ہیں یہ irrelevant ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس فیصلے کے مطابق نہیں ہیں ان کو یہاں نہیں ہونا چاہئے، اس کی وجہ سے بہت سا ابہام پھیلا ہوا ہے۔

آخری بات میں یہ کروں گا کہ جو تفسیر صغیر جو کہ گمراہ کن تفسیر ہے جس کی اشاعت اور مسلمانوں میں پھیلانے پر یہ مقدمہ دائر کیا گیا تھا اور جس کی وجہ سے اتنا بڑا ابہام پیدا ہو گیا ہے اس کے اوپر حکومت نے پابندی لگائی ہے۔ اس پابندی کو عملی کیا جائے تفسیر صغیر پر پابندی حکومت پاکستان اور پنجاب حکومت عمل کریں اور اس کے اوپر اس فیصلے کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے۔ جو ختم نبوت کا issue ہے یہ ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے اچھی بات ہے کہ Supreme Court نے کل ایک press release میں وضاحت بھی جاری کی ہے جس میں انہوں نے کچھ باتوں کو

clearکیا ہے لیکن فیصلے کے اندر جو کمزوریاں ہیں وہ clearنہیں ہوئی ہیں۔ میں اس میں ان شاءاللہ reviewمیں جاؤں گا ہم اس کی حفاظت کریں گے، یہ جو 260 Articles of Constitution of Pakistanہیں ان میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ کوئی عدالتی فیصلہ، کوئی قانون اس Articleکو بدل نہیں سکتا۔ اس Article کی حفاظت پاکستان امت مسلمہ کرے گی یہ ہماری red lineہےاس سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہو گی۔

میں خود اس فیصلے کے خلاف Supreme Court of Pakistanمیں reviewڈالوں گا اور میں appealکرتا ہوں Supreme Courtسے کہ وہ خود بھی میری اس گفتگو کی روشنی میں اپنے فیصلے کے اوپر نظر ثانی کریں اور خود اس کی اصلاح کر لیں۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Order No.16. Calling Attention Notice. There is a Calling Attention Notice at the Order No.16. in the name Senator Fawzia Arshad, please raise the matter.

میں پہلے agenda completeکرلوں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں مولانا صاحب۔

Calling Attention Notice moved by Senator Fawzia Arshad regarding the distribution of Electricity Bills of IESCO at the end of month instead of first week of the month

سینیٹر فوزیہ ارشد: میں نے Calling Attentionیہاں پیش کیا ہے وہ یہ ہی requestہےIESCOوالوں سے کہ they always send electricity tariff bill in last week of the monthاس کی paymentصرف دو یا تین دن کے وقفے سے کرنی پڑتی ہے۔ ہمارا جو غریب طبقہ ہے ان کی یہ requestہے کہ یہ بات کی جائے کہ اگر یہ billہمیں مہینے کے پہلے ہفتے میں نہیں دے سکتے کیونکہ they have to go and check the meter, physicallyاس کی تصویر بنانا if you take about five minutes and like the apartment I live inاس میں 75 apartmentsہیں تو around 2 and 45 minutes میں وہ check نہیں کر

سکتے پورے اسلام آباد کو اور نہ ہی پورے ملک کو تو ان سے یہ گزارش ہے کہ آپ 3rd week of the monthمیں بجلی کاbill بھیجتے ہیں اور اس کو ادا کرنے کے لیے دو یا تین دن کا وقفہ ہوتا ہے۔ ہمیں آتا ہے 19 تاریخ کو اور 21 کو ہمیں bill payکرنا ہوتا ہے چلیں ہم تو کر لیتے ہیں مگر غریب طبقہ نہیں کر سکتا۔ آپ بیشک bill 3rd weekمیں ہی بھیجیں مگر 1st week of the monthاس میں paymentکی last date رکھیں یہ گزارش ہے۔ یہاں پر IESCO, Water and Powerکا کوئی بھی نمائندہ موجود نہیں ہے کبھی کوئی منسٹر نہیں ہوتا، وہ صاحب ہاتھ کھڑا کر رہے ہیں

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سولنگی صاحب بیٹھے ہیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہ تو Minister of Parliamentary Affairsہیں، departmentسے کوئی نہیں آتا یہ ہی تو مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: بات یہ ہے کہ ان کے پاس responsibilityہے but does not have an authority to decideاگر responsibilityدی ہے تو پھر authority بھی دیں سولنگی صاحب کو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اپنا matterبیان کریں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: میرا concern یہ ہے کہ paymentکی تاریخ کو instead of last week of the month first week of the monthکر دیں۔ ہم سب کو سہولت دی جائے جس میں ہمارے غریب طبقے کے لوگوں کے لیے خاص طور پر آپ لوگوں سے یہ گزارش ہے کہ اس کو considerکیا جائے۔

Mr. Deputy Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Murtaza Solangi (Minister for Parliamentary Affairs)

جناب مرتضیٰ سولنگی: جناب چیئرمین! اس بات کے باوجود کہ متعلقہ وزارت کی طرف سے ہمیں اس معاملے پر کوئی briefingنہیں دی گئی اور میں درخواست کروں گا کہ اس کو deferکیا جائے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ سینیٹر صاحبہ کی جو تجویز ہے وہ بہت مناسب ہے لیکن

چونکہ متعلقہ وزارت کی طرف سے ہمارے پاس کوئی input نہیں ہے تو میں اس پر مزید تبصرہ نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب House کو seriously کیوں نہیں لے رہے؟ سولنگی صاحب نہ question hour میں انہوں نے کوئی جواب دیا ہے نہ ہی Calling Attention کا کوئی جواب دیا ہے۔ یہ Upper House ہے منسٹر یہاں موجود ہونے چاہیے یہ آپ کی ذمہ داری ہے آپ Minister for Parliamentary Affairs ہیں، منسٹر کو یہاں آنا چاہیے اور Members کو جواب دینا چاہیے۔

جناب مرتضیٰ سولنگی: میں آپ کی بات سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اور جو باقی سینیٹرز، معزز صاحبان، خواتین و حضرات ان سے بھی میں اتفاق کرتا ہوں۔ آج Istanbul میں اسلامی ممالک کی جو تنظیم ہے اس کے وزرا اطلاعات کا غزہ کے حوالے سے ایک اجلاس تھا میں نے وہاں اپنے senior officer کو بھیجا ہے ورنہ میں بھی آج یہاں نہ ہوتا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کے سامنے حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ مجھے منسٹری کی attendance دے دیں کہ وہاں سے کون کون آیا ہوا ہے۔ میں اگلے دن پر آپ کا لے لوں گا جب منسٹر صاحب آئیں گے۔

Order No.17. there is another Calling Attention Notice in the name of Senator Kamran Murtaza please raise the matter.

کامران صاحب تشریف نہیں لائے؟ جی defer کر دیں اس کو۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بہت شکریہ۔ میرے عزیز دوست مشتاق صاحب نے جو گزارشات کی ہیں بلکہ فرمودات ہیں ان کی میں سو فیصد تائید کرتا ہوں۔ انہوں نے پورے ایوان کی ترجمانی کی ہے، امت مسلمہ کے جذبات اور احساسیت کی ترجمانی کی ہے۔ بلاشبہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ختم نبوت کا معاملہ ہمیشہ کے لیے طے ہو چکا ہے اور کوئی ایسی چیز، کوئی ایسا فیصلہ یا کوئی ایسی move چاہے وہ کسی بھی forum سے آئے جو ذرا سے شکوک و شبہات کو ہوا دے یا اس کی گنجائش پیدا کرے وہ نہیں ہونی چاہیے۔ میں بالکل ان کے ساتھ ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ

گزارش کروں گا کہ بڑا ہی sensitive issue ہے۔ نہایت حساس معاملہ ہے۔ پاکستان میں 24 کروڑ مسلمانوں اور عالم اسلام کے سارے مسلمانوں سے یہ تعلق رکھتا ہے۔ ہمارے ہاں جذباتیت کی ایک لہر ہے جو ایک عرصے سے اٹھی ہوئی ہے۔ چاہے وہ سیاست کے نام پر ہے یا کسی اور نام پر ہے۔ پھر وہ انتہاپسندی میں ڈھلتی ہے۔ پھر وہ جا کر دہشت گردی میں ڈھلتی ہے۔ ہمیں بڑا محتاط رویہ اس معاملے میں اختیار کرنا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس issue پر سپریم کورٹ کی ایک سے زیادہ وضاحتیں بڑی تفصیل کے ساتھ آ چکی ہیں اور وہ قابل قبول ہیں۔ اسی طرح بار کونسلز نے بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے لیکن مجھے یوں لگتا ہے کہ اس معاملے کو چیف جسٹس کے خلاف بعض لوگ سیاسی بغض کے طور پر استعمال کرنے لگے ہیں۔ سینیٹر مشتاق صاحب کی نیک نیتی پر میں کوئی حرف نہیں لا رہا ہوں لیکن جب انہوں نے کہا کہ وہ نظر ثانی میں جا رہے ہیں تو بات ختم ہو جانی چاہیے۔ ایک فورم ہے وہ اس کے خلاف نظر ثانی میں جائیں۔ اپنی معروضات پیش کریں۔ عدالت سنے گی اور فیصلہ کرے گی۔ ختم نبوت پر ہمارا غیر متزلزل یقین ہے۔ علامہ نے کہا تھا کہ

"لانبی بعدی" ز احسان خدا است

پردہ ناموس دین مصطفیؐ است

ہمارے لیے دین مصطفیؐ کے ناموس کا ایک پردہ ہے۔ ہم اس پردے کا تحفظ کریں گے۔ اپنی جانیں دے کر بھی کریں گے۔ اس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے لیکن خدا کے لیے اس کو گلی، کوچوں کا، سوشل میڈیا کا، جذبات کو بھڑکانے کا اور ایک دوسرے سے لڑانے کا ذریعہ نہ بنائیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم بالغ نظر لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں کوئی ایسی چیز move نہیں کرنی چاہیے۔ عدلیہ کے پاس جانا چاہیے۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے ان چیزوں کی وضاحت بھی کر دی ہے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری گزارش آپ کی اجازت سے کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہمارے سینیٹر علی ظفر صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ PTI کے جو بانی چیئرمین ہیں عمران خان صاحب وہ IMF کو ایک خط لکھنا چاہتے ہیں اور اس خط میں وہ یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ پاکستان میں انتخابات میں بڑے پیمانے پر rigging ہوئی ہے اور نتائج کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس لیے جب تک ان انتخابات کا آڈٹ نہ ہو جائے، وہ تسلی اور تشفی کریں کہ انتخابات غیر جانبدارانہ ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ جو بھی امداد ہمیں دینا چاہتے ہیں وہ دیں۔ یہ ان کے جذبات ہیں۔ وہ ایک

political leader ہے اور یہ ان کی ایک move ہے۔ ان کو اس بات کا حق ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا ہدف کون ہے۔ کیا اس کا ہدف PML (N), PPP یا کوئی اور جماعت ہے۔ اس move کا ہدف 24 کروڑ غریب پاکستانی ہیں۔ ہم دوسروں کے دست نگر اور محتاج ہیں۔ خود خان صاحب کے دور میں بھی ہم IMF میں گئے اور معاملات ہمارے بگڑ گئے۔ اب کوئی شوق سے ان کے پاس نہیں جا رہا ہے۔ اگر آپ IMF کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ کبھی آپ اقوام متحدہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی rigging ہوئی ہے۔ اگر اب ہوئی ہے تو کیا اس سے پہلے نہیں ہوئی ہے۔ 2018 کے بارے میں تو کسی نے کسی کو خط نہیں لکھا۔ کسی نے IMF سے یہ نہیں کہا کہ آپ پاکستان کی امداد بند کر دیں۔ وہ تو آ کر یہاں بیٹھ گئے اور اپوزیشن کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی افسوس ناک طرز عمل ہے۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا ہے۔ اگست 2022 میں بھی ہوا جب ترین صاحب کی ایک conversation دو وزراء کے بارے میں پکڑی گئی۔ اس وقت بھی یہی کہا گیا کہ امداد کو روکو۔ فواد چوہدری صاحب کی statement record پر موجود ہے کہ اگر ہمیں امداد ملتی ہے تو پنجاب اور KP والے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں دست بستہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اول تو ہاؤس اس پر غور کرے۔ سیاست سے ہٹ کر اس پر رائے دے۔ پاکستان کے لیے کسی بیرونی امداد کا راستہ روکنا حب الوطنی کے کون سے قرینے میں آتا ہے۔ کس درجے میں آتا ہے۔ یہ بہت ہی افسوس ناک ہے۔ میں اس سے زیادہ سخت لفظ استعمال نہیں کرتا۔ لہٰذا، نہ میں مذمت کا لفظ استعمال کر رہا ہوں اور نہ کوئی اور لفظ استعمال کر رہا ہوں بلکہ میں صرف افسوس ناک کہہ رہا ہوں۔ مجھے اس move پر دکھ ہوا ہے۔ میں اپنے دکھ اور اس افسوس کا اظہار اس ایوان میں کرتا ہوں کہ بھئی اگر آپ کی دشمنی کسی سیاسی جماعت سے ہے، انتخابی عمل سے ہے، الیکشن کمیشن سے ہے، عدالت سے ہے، فوج سے ہے یا کسی سے بھی ہے تو آپ باہر کے دروازوں کو کیوں بند کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کا نعرہ کہ غلامی نامنظور ہے اور باہر سے طوق منگوا منگوا کر ہمارے گلے میں ڈالتے ہیں۔ غلامی نامنظور ہے تو آپ ان کے دروازوں پر کیوں جاتے ہیں کہ ہمیں امداد نہ دو۔ میرا خیال ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ ایوان کو بھی اس پر غور کرنا چاہیے اور اپنی رائے دینی چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، سینیٹر تاج حیدر صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Taj Haider regarding pass marks for getting license by the PMDC for foreign medical graduates

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! Public Importance کا ایک معاملہ ہے۔ یہ معاملہ ان ڈاکٹروں کا ہے جنہوں نے بیرون ممالک کی میڈیکل یونیورسٹیوں سے MBBS کیا ہے۔ پاکستان میڈیکل کونسل سے انہیں لائسنس درکار ہوتا ہے۔ اس کے لیے ان سے امتحان لیا جاتا ہے۔ اسی امتحان میں جو pass marks ہیں وہ جن بچوں نے پاکستان سے MBBS پاس کیا ہے ان کے لیے 50 فیصد ہیں۔ ان کو 50 فیصد نمبروں پر لائسنس مل جاتا ہے لیکن 1201 ڈاکٹروں نے جنہوں نے باہر کی یونیورسٹیوں سے MBBS پاس کیا ہے ان کے لیے passing marks 70% رکھے گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، بالکل اسی طرح ہے۔

سینیٹر تاج حیدر: اور ان کو فیل کر دیا گیا ہے۔ اب یہ مہینوں سے لائسنس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ میں کمیٹی میں بھیج دوں؟

سینیٹر تاج حیدر: جی، بالکل کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جب کمیٹیاں بحال ہو جائیں گی تو یہ Health Committee میں بھیج دیں۔ میں بھی اس سے واقف ہوں۔ جی، سینیٹر ہمایون صاحب۔

Senator Muhammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ معاملہ ہم پہلے بھی کمیٹی میں تین چار مرتبہ discuss کر چکے ہیں۔ PMDC جو ابھی restructure ہو چکی ہے ان کو ہم کہہ چکے ہیں۔ ہم تمام ممبران نے ان کو کہا ہے کہ اگر آپ لوگ یہ کم نہیں کریں گے تو ہم اس کو Privilege Committee میں لے جائیں گے کیونکہ یہ واقعی زیادتی ہے۔ پاکستان میں جو پرائیویٹ میڈیکل کالج ہیں ان میں زیادہ تر کا معیار بیرون ممالک کے میڈیکل کالجوں سے کم ہوگا۔ تو جب ان کو آپ 50 فیصد پر پاس کر دیتے ہیں اور ان کے لیے آپ نے 70 فیصد رکھا ہے۔ میرے خیال میں تو یہ Article 25 کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس میں آپ کے لیے equal

This is even against the Article 25 of ہونی چاہیے۔opportunity Constitution of Pakistan. ہر ایک پاکستانی کو equal opportunity ملنی چاہیے۔ اگر آپ MBBS level کا امتحان لے رہے ہیں تو ایک ہی standard and pass marks ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ ہمایون صاحب! اگر آپ نے یہ کمیٹی میں discuss کر دیا ہے تو میں پھر Privilege Committee میں بھیج دیتا ہوں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: ابھی دو تین دن پہلے ہماری ایک میٹنگ ہوئی تھی اس میں PMDC نے کہا ہے کہ اس پر ہماری Academic Council کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ یہ انہوں نے ایجنڈے پر رکھا ہوا ہے۔ آپ اس کو دوبارہ ضرور کمیٹی میں بھجوا دیں اور mover Taj Sahib کو کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔ بھیج دیں۔ جی، سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔

Point raised by Senator Zeeshan Khan Zada regarding the news about a letter being written to the IMF by Mr. Imran Khan

سینیٹر ذیشان خانزادہ: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں ایک منٹ لوں گا۔ ابھی ایک سینیٹر صاحب نے یہاں پر IMF کے حوالے سے بات کی ہے اور عمران خان صاحب نے letter لکھنے کا کہا ہے کہ آپ کی جو scheduling ہے اس سے پہلے جو پاکستان میں elections ہوئے ہیں ان کا ایک آڈٹ ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج سے دو سال پہلے خان صاحب نے یہ بات کی تھی کہ معاشی استحکام سے پہلے اس ملک میں سیاسی استحکام ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین! یہ وہی بات ہے۔ وہ ابھی بھی یہی بات کرنا چاہتے ہیں کہ اگر اس ملک کو ہم نے آگے بڑھانا ہے تو اس ملک میں استحکام ہونا چاہیے۔ آپ کی economy کو confidence تب ملے گا جب عوام کو پتا ہو کہ جس لیڈر کو ہم نے ووٹ دیا ہے وہی اس حکومت میں آئے ہیں۔ آپ جتنا بھی IMF سے قرضہ لے لیں۔ آپ IMF سے جتنی بھی بات کر لیں لیکن ہمارے لوگوں کو جب تک یہ confidence نہیں ہوگا تو وہ strategies بار بار فیل ہوتی جائیں گی۔ جناب چیئرمین! خان

صاحب جو خط میں لکھنا چاہ رہے ہیں وہ یہی ہے۔ اس پر اگر آپ ایوان میں بات کرنا چاہ رہے ہیں اور اس پر کوئی discussion ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں خان صاحب ہمیشہ پاکستان کے بارے میں سوچتے ہیں، اس ملک کے لیے وہ بات کرتے ہیں، وہ کسی پارٹی کے خلاف نہیں ہیں، وہ کسی حکومت کے خلاف بات نہیں کر رہے۔ خاص طور پر وہ اس ملک کے لیے بات کرنا چاہتے ہیں۔

چیئرمین صاحب! اس کے ساتھ ساتھ میں صرف ایک منٹ کے اندر یہ بات کرنا چاہوں گا کہ دیکھیں، آج جو ہمارے questions تھے، اس میں ایک سوال Russia کے ساتھ trade کے بارے میں تھا۔ عمران خان صاحب کے time پر تیل کے حوالے سے جو معاہدہ ہوا تھا، اس کے بعد اس کے اوپر کوئی implementation نہیں ہوئی، وہ fail ہوئی۔ وہ ایک اتنا اچھا معاہدہ تھا کہ ہمیں باقی دنیا سے 30 فیصد کم ریٹ ملتا۔ وہ پیکج بعد میں جا کر انڈیا نے لے لیا لیکن پاکستان نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ خان صاحب تو اس طرح کے steps لینا چاہ رہے تھے۔ آئندہ جو بھی کوئی حکومت آئے تو وہ بے شک اس طرح کے steps لے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے، IMF کے پاس جائیں، یہ ہماری مجبوری ہے، ہم اس کو سمجھتے ہیں لیکن اگر ہم وہ steps لے بھی لیں اور ان کا کوئی فائدہ بھی نہ ہو تو basically اس time پر یہ ہمارا ایک مسئلہ ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: راجہ جاوید صاحب برطانیہ سے آئے ہوئے ہیں، ان کے دوست بھی ہیں، ہم آپ کو ہاؤس میں welcome کرتے ہیں۔ سینیٹر سردار محمد شفیق ترین صاحب! آپ کیا کہہ رہے تھے؟

Point of public importance raised by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen regarding PMDC's eligibility criteria for medical students

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: چیئرمین صاحب! PMDC کے حوالے سے تاج حیدر صاحب نے ڈاکٹرز کے exam کے متعلق جو 70% اور 50% کا معاملہ ہے، بات کی۔ میں Health Committee کا ممبر ہوں اور ہمارے چیئرمین، ہمایوں مہمند صاحب نے کہہ دیا ہے کہ اس پر ہم نے دو تین مرتبہ recommendations دی ہیں لیکن PMDC والے اتنے بڑے لوگ ہیں کہ وہ کسی کمیٹی کی بات نہیں مانتے۔ بجائے اس کے کہ کسی دوسری کمیٹی میں یا Privilege

میں جائیں، آپ یہاں سے ruling دیں۔ Health Committee نے بھی recommend کر دیا ہے، اس پر آپ direct ruling دیں تو میرے خیال میں کمیٹی میں جائے بغیر، ڈاکٹرز کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چیئرمین کمیٹی نے کہہ دیا ہے کہ ہم last meeting کریں گے، اس کے بعد فیصلہ ہوگا۔

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: چیئرمین کمیٹی نے دو مرتبہ کر دیا ہے۔ ابھی آپ لوگ Privilege Committee میں بھجوا رہے ہیں، کمیٹی پر کمیٹی کا کوئی مقصد نہیں۔ ان کمیٹیوں کا اور سینیٹ کا کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Privilege Committee جو فیصلہ کرے گی، میرے پاس ہاؤس میں آجائے گا۔ ٹھیک ہے سینیٹر صاحب۔ مہر تاج صاحبہ! آپ نے بھی بات کرنی ہے؟

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ students کا ایک انتہائی اہم issue ہے جس پر ڈاکٹر ہمایوں نے اور یہاں سے بھی کسی نے بات کی۔ ہر ملک میں passing percentage 50% ہوتی ہے۔ اگر 60% پر آجائیں تو کہا جاتا ہے کہ first division ہے، 70% پر آجائیں تو کہا جاتا ہے excellent ہے لیکن ہمارے ملک میں PMDC or PMC whatever it is نے 70% marks رکھے ہیں۔ میں Health Committee کی رکن ہوں، یہ معاملہ ایک، دو، تین یا چار مرتبہ نہیں بلکہ دس مرتبہ discuss ہوا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ walk out کیا لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ابھی result نکلا ہے، انہوں نے 70% رکھے ہیں، ایک student بھی pass نہیں ہوا جو باہر سے آئے ہیں۔ سارے students یعنی 100% fail ہو گئے ہیں۔ ابھی پرسوں result نکلا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ہم کہاں جائیں۔ کمیٹی سے ناامید نہیں ہونا چاہیے لیکن میں ناامید ہو چکی ہوں۔ ایک تو یہ میں نے کہنا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحبہ! براہ کرم، میری بات سنیں۔ میں یہاں سے order کر دیتا ہوں، PMDC فوراً ہاؤس کو اس کی رپورٹ دے۔ جتنے اراکین اس کے اوپر concerned

ہیں اور جو بات کر رہے ہیں، اگر اتنی important ہے تو PMDC فوراً اس پر رپورٹ دے۔
بہت شکریہ۔

Point of public importance raised by Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani regarding increase in the prices of medicines

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ اس کے ساتھ میں ایک بات اور کرنا چاہوں گی۔ یہ معاملہ drugs سے متعلق ہے۔ ابھی paper اٹھا کر دیکھیں، یہاں پڑا ہوا ہے، اس میں لکھا ہے کہ دوائیوں کی قیمتوں میں، کتنے per cent raise ہوا ہے۔ This raise is right from paracetamol, ibuprofin, anti-cancer, anti-biotic etc. ہر دوائی کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ روٹی کا نوالہ تو ہم نے لوگوں سے لے لیا، اب وہ دوائی بھی نہیں لے سکیں گے۔ کینسر کے مریض جو last stage میں جاتے ہیں، انہیں ڈاکٹرز refuse نہیں کرتے لیکن جب ان کا پتا چل جاتا ہے کہ علاج نہیں ہو سکتا تو ہم انہیں چھٹی دے کر گھر بھیج دیتے ہیں۔ وہ بے چارے صرف pain killers کھاتے ہیں تاکہ درد نہ ہو اور ایک نیند کی دوائی جسے ہم sedation کہتے ہیں، کھاتے ہیں۔ وہ دو دوائیاں بھی مہنگی کر دی گئیں۔ یہ آج کے اخبار میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اب وہ مریض سسکتا ہوا مرے گا، کیا کرے گا؟ مرے گا تو سہی لیکن کیسے مرے گا؟ کینسر کا مریض pain killer بھی نہیں لے سکے گا کیونکہ اس کی price اتنی زیادہ ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ sedation drug بھی نہیں لے سکے گا۔

آپ نے جس طرح PMDC کا notice لیا، مہربانی فرما کر اس کا بھی notice لے لیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کا بھی فوراً جواب دیں پلیز۔ شکریہ۔ سینیٹر روبینہ خالد صاحبہ۔

Points of public importance raised by Senator Rubina Khalid regarding

(i) PMDC's eligibility criteria for medical students and (ii) Need for rejection of hate politics by the political parties

سینیٹر روبینہ خالد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس exam کے حوالے سے جو باتیں ہوئی، میں اس میں ایک چیز add کرنا چاہوں گی کہ یہ exam صرف house job کرنے کے لیے ہے۔ اس کے بعد practicing license کے لیے ایک اور exam ہے تو ہماری Sub-Committee کے جتنے اراکین تھے، بار بار ہم نے کہا ہے کہ یہ تو ایک پہلا exam ہے۔ ہماری کمیٹی نے standards کے لیے بہت کام کیا ہے، ڈاکٹر ہمایوں نے اور ہم سب نے مل کر اس پر بہت کام کیا ہے کہ standards بہتر کیے جا سکیں لیکن یہ چونکہ ایک ایسا exam ہے جو صرف house job کے لیے allow کرے گا، اس کے practicing license کے لیے آپ نے ایک اور exam دینا ہے۔ اگر ان کے دماغ میں کوئی اس طرح کے لوگ ہیں کہ وہ qualify نہیں کرتے تو وہ وہاں سے بھی نکل جائیں گے لیکن یہاں پر ان کو اس طریقے سے روکنا ٹھیک بات نہیں ہے۔

چیئرمین صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ میں یہاں پر medical students کے حوالے سے باتیں سن رہی تھی، میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے لیے یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ اس ملک میں نفرت کی سیاست کی ہے۔ ہم نے اس ملک میں ہمیشہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی سیاست کی ہے۔ اس سے ہماری زیادہ تر سیاسی جماعتوں کا بالکل کوئی تعلق نہیں ہے کہ عوام پر کیا گزر رہی ہے۔ عام آدمی کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کو relief چاہیے جبکہ اسے relief دینے میں ہم سب ناکام رہے ہیں۔ .Let us accept it الیکشن کے دوران میں نے گلی گلی اور کوچہ کوچہ لوگوں کی جو حالتِ زار دیکھی ہے، بیان سے باہر ہے۔ لوگ اپنے بچوں کے لیے ایک وقت کے کھانے کا بندوبست بھی نہیں کر پا رہے۔ ایسے وقت میں انتشار والی باتیں کرنا اور ملک کو اس نہج پر لے کر جانا اور IMF کو خط لکھنا، کوئی احسن اقدام نہیں ہے۔ ہم سب کو سوچنا چاہیے۔ ہمارے لیڈر

اگر غلطی کرتے ہیں تو ہمیں ان کو justify کرنے کی بجائے، ان کے متعلق سوچنا چاہیے اور احتساب کرنا چاہیے۔

جناب! ہمارے چیئرمین، بلاول بھٹو زرداری صاحب is the youngest leader at the moment in Pakistan. وہ جو بات کر رہے ہیں، اس کی طرف دھیان کریں۔ وہ افہام و تفہیم کی بات کر رہے ہیں۔ وہ نفرت کی سیاست کو دفن کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ 2013 کے الیکشنز پر ہمیں بھی تحفظات تھے لیکن ہمارے زرداری صاحب کا موقف on record ہے کہ میں smooth transition of democracy پر یقین رکھتا ہوں، چاہے غلط ہے یا ٹھیک۔ پہلی مرتبہ پاکستان میں ایک smooth transition of democracy, from one elected government to the another elected government ہوئی۔ ابھی 2018 کے حوالے سے بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے تحفظات تھے لیکن ہماری پارٹی نے کبھی نفرت کی سیاست نہیں کی۔ آپ 2008 سے 2013 کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، اس ملک میں کوئی سیاسی قیدی نہیں تھا۔ یہ جو تقسیم کی سیاست ہے، یہ جو نفرت کی سیاست ہے، یہ جو divide کرنے کی سیاست ہے، اسے ترک کر دیں۔ ہمارا ملک تباہی کے دھانے پر کھڑا ہے۔ کب تک ہم ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں اپنے ملک کے شہریوں اور غریب عوام کو داؤ پر لگائیں گے؟ کب تک ایسا ہوگا؟ کوئی وزیر اعظم بنتا ہے یا نہیں، یہ بات اتنی اہم نہیں ہے۔ میرے لیے یہ بات زیادہ important ہے کہ عام آدمی کس تکلیف میں ہے۔ للٰذا، مہربانی کریں، جیسا کہ ہمارے چیئرمین، بلاول صاحب نے بارہا کہا ہے اور اب بھی کہہ رہے ہیں کہ آگے بڑھیں، اپنے ملک کو بحران سے نکالیں، ایک دوسرے کا ہاتھ تھامیں۔ اپوزیشن کی جماعتیں ہوں یا حکومتی benches پر بیٹھے لوگ ہوں، کوئی way out نکالیں۔ اکٹھے بیٹھ جائیں اور کوئی طریقہ کار سوچیں کہ اس ملک کے عوام کے لیے ہم کس طرح سے کچھ بہتر کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی اور نفرت کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

آپ دیکھیں کہ ہمارے مذہب کے نام پر لوگوں کو blackmail کیا جاتا ہے۔ ابھی latest جو آپ دیکھ رہے ہیں، ہمارے چیف جسٹس صاحب کے خلاف ایک مہم شروع کی گئی ہے۔ کبھی کس کے خلاف مہم شروع کر دیتے ہیں اور کبھی کس کے خلاف اور بغیر کسی ثبوت کے۔ میں آپ

سے ایک بہت ضروری بات کر رہی ہوں۔ ہم اس طرح کے مزید بحرانوں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ آپ اپنے عوام کی طرف دیکھیں، جیسے ڈاکٹر صاحبہ نے کہا کہ اس وقت دوائیوں کی قیمتوں کی طرف دیکھیں، خوراک کی قیمتوں کی طرف دیکھیں، آپ کا جس بھی جماعت سے تعلق ہے، ملک کی فلاح اور عوام کی بہتری کے لیے بیٹھ جائیں، ایک دوسرے سے بات کریں کیونکہ بات کرنا بہت ضروری ہے، اس کے بغیر کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ معزز سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

Further discussion on the point of public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding recent order passed by the Chief Justice Supreme Court of Pakistan in a case pertaining to Qadyanis

Senator Shahadat Awan

سینیٹر شہادت اعوان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ جناب چیئرمین! میں الحمدللہ پاکستان کی اس political party سے تعلق رکھتا ہوں جس کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے قادیانیوں کو باقاعدہ اقلیت قرار دیا اور قانون منظور ہوا۔ اس کے بعد اس ایوان نے ہماری مقدس کتاب قرآن کریم اور مقدس ہستیوں کے احترام کے لیے قوانین بنائے جو اس کتاب میں موجود ہیں۔ مجھے مشتاق اور دیگر سینیٹر حضرات کے جذبات کا احساس ہے لیکن جس طرح میری بہن سینیٹر خالدہ صاحبہ نے فرمایا کہ خدارا! ملک کے ایک ادارے کو ہم اس ڈگر پر نہ لے جائیں جو حقائق کے برخلاف ہو۔ جناب والا! چونکہ میں by profession advocate ہوں، میرے senior advocates دوست بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اس لیے دوستوں کا record درست کرنے کے لیے، پہلی بات یہ ہے کہ مشتاق صاحب نے خود فرما دیا کہ Supreme Court نے خود اس چیز کی clarification دے دی ہے، Pakistan Bar Council نے اپنا اعلامیہ جاری کیا ہے۔ Supreme Court of Pakistan نے اس بات کا اعلامیہ جاری کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر رانا محمود صاحب! آپ تشریف رکھیں اور بات سنیں۔ جی۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب والا! جس فیصلے کا تذکرہ کیا جا رہا ہے، ایک مخصوص FIR کے متعلق بات تھی۔ اس کا مقدمہ کیا تھا، میں دوستوں کی اطلاع کے لیے بتانا چاہتا ہوں کہ paragraph 2 اس مقدمے کے متعلق بتاتا ہے کہ 'شکایت کنندہ کا الزام FIR کے مطابق ہے کہ وہ درخواست گزار کے پاس گئے جو کہ ایک پیر ہیں تاکہ ان سے دم کروائیں۔ اس نے ان کے گھر میں ایک panaflex banner دیکھا تھا جس پر مبینہ طور پر پیغمبر ﷺ اور بارہ اماموں کی تصاویر تھیں۔ شکایت کنندہ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ درخواست گزار کے گھر میں اس کے اور درخواست گزار کے درمیان کیا کچھ پیش آیا۔ اس کے بعد شکایت کنندہ تھانے گیا اور پولیس سے ساتھ جانے کے لیے کہا۔ وہ درخواست گزار کے گھر میں داخل ہوئے، دیوار سے panaflex اتارے اور قبضہ میں لے لیے'۔ جناب والا! FIR کے مطابق یہ مقدمہ تھا۔ پولیس نے اس مقدمے میں Section 295-C میں لگا دی، Section 295-C کیا کہتی ہے، میں نے حالات واقعات آپ کے سامنے پڑھے، یہ قانون الحمدللہ آج ہماری کتاب میں موجود ہے Section 295-C یہ کہتا ہے کہ؛

'قرآن پاک کے متعلق کوئی بات کی جائے گی تو Section 295-C لگے گی'۔ میں نے تو یہ حقائق لکھ دیے۔ اگر کوئی مقدمہ Section 295-C کا ہوتا ہے تو ضابطہ فوجداری کی Section 156 میں لکھا گیا ہے کہ Section 295-C کی تفتیش SP سے کم rank کا officer نہیں کرے گا۔ چونکہ یہ مقدمہ سپریم کورٹ کے سامنے تھا تو عدالت نے تفتیشی officer جو کہ پولیس کا ایک junior officer تھا، اسے کہا کہ کسی senior officer کو بلائیں، Attorney General کو بلایا گیا، SSP بھی ان کے ساتھ تھے، ان سے پوچھا گیا کہ اس FIR میں Section 295-C کا آپ نے ذکر کیا ہے تو یہ بتائیں کہ اب اس کی تفتیش کیا کسی SP rank کے officer نے کی؟ انہوں نے اس بات کی نفی کی اور کہا کہ کسی SP rank کے officer نے اس کی تفتیش نہیں کی۔ میں نے جیسے بتایا کہ اس کا gist کیا تھا، اس کا gist one panaflex تھا۔

جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ عدالت نے جو فیصلہ دیا، وہ مشتاق صاحب کے پاس موجود ہے بلکہ internet پر موجود ہے، اس کے مطابق مخصوص مقدمے کے حالات میں عدالت نے یہ کہا کہ مدعی بعد میں خود عدالت میں ایک درخواست دیتا ہے کہ فلاں فلاں section کے تحت

آپ chargedفرد جرم کو amend کر دیں تو عدالت نے کہا کہ پہلی بات یہ ہے کہ FIR میں Section 295-C نہیں بنتا،Section 298, 298 (b) and 295 (a) نہیں بنتا۔ اس کے بعد ایک آدمی فلاں جرم جبکہ وہ جرم 2019 میں ہوا، amendment 2021 میں ہوئی۔ لہٰذا ہم اسے ضمانت دیتے ہیں۔

جناب والا! میری گزارش ہے کہ اس فیصلے میں قانون کو قطعی طور پر نہیں چھیڑا گیا۔ ایک مخصوص مقدمے کے حالات کے مطابق کہا گیا۔ میں الحمدللہ خود مسلمان ہوں، جمعے کا دن ہے، حافظ قرآن کا بیٹا ہوں، اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو سب سے پہلے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوتا۔ میں خود کہہ رہا ہوں، مشتاق صاحب اور باقی لوگوں کے جذبات قابل تحسین ہیں اور ہر مسلمان کے یہی جذبات ہوں گے، بالکل ہونے چاہییں۔ اگر کوئی کمی بیشی ہے تو عدالت جانا چاہیے لیکن at the same timeمیں یہ کہوں گا کہ الحمدللہ وہ Chief Justice جس نے قرآن پاک کی اتنی آیات کا تذکرہ کیا، انہوں نے عوام کی تشفی کے لیے ایک اعلامیہ بھی جاری کیا۔ میرے خیال میں بہتر ہو گا کہ مشتاق صاحب اپنے senior دوستوں سے، اپنی پارٹی کے senior lawyers سے بھی مشورہ کریں لیکن جب تک وہ اس نتیجے پر پہنچیں، انہیں یقینی طور پر، میں بھی بطور دوست بتا رہا ہوں کہ سپریم کورٹ نے قانون کو نہیں چھیڑا۔ ایک مخصوص مقدمے کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ FIR یہ بات کرتی ہے، میں نے فیصلے کا para 2 پڑھ دیا ہے، اس کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ Section 295-C نہیں لگتی اور اس کی تفتیش میں بھی طریقہ کار مکمل نہیں کیا گیا، لہٰذا ان حالات میں ہم ملزم کو ضمانت دیتے ہیں۔ خدارا! ایک constitutional ادارے کے لیے ہم ابہام نہ پیدا کریں، ہم اس ملک کے اداروں کو کام کرنے دیں۔ یہاں تو حالت یہ ہے کہ مختلف لوگ اسے derail کرنے کے لیے پہلے کبھی کہتے تھے کہ آپ خط ماورائے قوانین تاکہ ملک کی معیشت derail ہو جائے۔ اب IMF کو اس طرح کے خط دوبارہ لکھنے کی بات ہو رہی ہے۔ ملک مختلف مسائل کی دلدل میں دھنستا چلا جا رہا ہے، اس لیے میں کہتا ہوں کہ کسی طرح کی non-professionalism کی وجہ سے، نا سمجھی کی وجہ سے، ہمیں جب تک تعین نہ ہو، اگر آپ سمجھتے ہیں تو Standing Committee on Law and Justice میں بھی بھیج دیں تاکہ سارے دوست بیٹھ کر اسے مزید سمجھیں۔

میں مشتاق صاحب کے ساتھ ہوں، اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو میں مشتاق صاحب کا وکیل بھی بنوں گا۔ الحمدللہ تمام مسلمان ایک جگہ کھڑے ہوں گے۔ اس فیصلے میں اگر آپ کو کوئی سقم نظر آئے تو جائیں۔ میں مشتاق صاحب کو یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ قانون کو نہیں چھیڑا گیا، مخصوص مقدمے کے حالات کے مطابق ایک observation آئی۔ شکریہ۔

Senator Molvi Faiz Muhammad

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب۔

سینیٹر مولوی فیض محمد: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ۔فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قال نبی ﷺ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ جناب چیئرمین! اسلام میں عقائد، اعمال اور اخلاق تین چیزیں ہیں۔ عقائد! یہ ہیں کہ دل میں ہے کہ اللہ پاک ہے، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ پاک نے آدم سے لے کر حضور پاک ﷺ تک نبی بھیجے ہیں وہ برحق ہیں۔ تورات، انجیل، زبور اور قرآن جو کتابیں اللہ نے بھیجی ہیں وہ برحق ہیں، ملائکہ اللہ کی مخلوق ہیں، مرنے کے بعد قبر میں جانا ہے، پھر میدان محشر ہے اس کے بعد جنت اور جہنم ہے یعنی حضور پاک ﷺ کی باتوں کی تصدیق کرے، یہ عقائد ہیں۔

اعمال، عبادات ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور تجارت وغیرہ۔ اخلاق! ہم کس طرح کسی کے ساتھ پیش آئیں اور ہمارا اپنا رویہ کیسا ہو، یہ اخلاق ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ عقائد میں سے ہے۔ عقائد کے اندر یہ ہے کہ اگر کسی ایک بات کے متعلق کوئی انکار کرے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ اسلامی ملک میں رہتے ہیں، ایک مسلم ہیں، ان کی حکومت ہے اور دوسرے وہ جن کی nationality یہاں کی ہے لیکن ان کا مذہب اسلام نہیں ہے، وہ اسلامی ملک کے باشندے ہیں، چاہے وہ یہود ہوں، چاہے نصاریٰ ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں، کوئی

بھی غیر مسلم ہو لیکن اس اسلامی حکومت کو تسلیم کرکے، اس کے آئین کے تحت چلتے ہیں تو انہیں ذمی کہا جاتا ہے۔

تیسرا وہ ہے جو ایک غیر مسلم ہے لیکن وہ اسلامی ملک میں کچھ دنوں کے لئے تجارت، سیر و تفریح یا کسی اور غرض سے آتا ہے، یہ مستحسن ہے اور امن لے کر آیا ہے۔ مسلمانوں کے اور جنہیں ہم اقلیت سے تعبیر کرتے ہیں، ان کے کیا حقوق ہیں۔ ان سب کے حقوق اسلام اور حضور اکرم ﷺ نے بتا دیے ہیں۔ اگر کوئی عیسائی ہے اور اس نے رہنے والے ملک میں اسلامی حکومت قبول کی ہے، بے شک وہ عیسائی رہے اور اپنے گھر اور محلے میں اپنے مذہب کے تحت عبادت کرے اور اس کے کھانے کی چیزیں جیسے شراب اور سور کا گوشت ہے، وہ انہیں عام جگہوں پر تو کھا یا پی نہیں سکتا لیکن اپنے گھر اور محلے میں ایسا کر سکتا ہے۔ اس پر شریعت کسی قسم کی پابندی نہیں لگائے گا۔ اسی طرح ہندوؤں اور سکھوں کے بھی یہی حقوق ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے یہاں تک فرمادیا کہ اگر کسی غیر مسلم کا ذمہ کسی اسلامی حکومت نے لیا ہے تو اس کی جان، مال اور عزت کی ذمہ داری اسی حکومت کی ہے۔ اگر ایک چور مسلم کا مال چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر کوئی ہندو ہے اور وہ بھی اسی اسلامی ملک کی شہریت رکھتا ہے تو اس کے مال کے چوری پر بھی یہی سزا ہے۔ اگر کوئی اسے گالی بھی دے گا تو اس کی سزا متعین ہے۔ اسلام میں ان سب کے حقوق ہیں۔

جناب! اسلامی ملک میں رہنے والوں میں مسلمان، ذمی، مستحسن جو غیر مسلم ہے لیکن کچھ دنوں کے لئے رہنے کے لئے آیا ہے اور بعد میں چلا جائے گا اور اس کی جان، مال اور عزت کی حفاظت ہے اور چوتھا مرتد کہلاتا ہے۔ وہ مسلمان ہے لیکن اسلام کو چھوڑ دیا۔ مثال کے طور پر وہ یہ کہتا ہے کہ میں اسلام کو تو مانتا ہوں لیکن قرآن مجید پر میرا ایمان نہیں ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ میں انبیاء کرام کو مانتا ہوں لیکن حضور اکرم ﷺ کے بعد بھی نبی آسکتا ہے، وہ کسی کو نبی کہہ کر اس پر ایمان لائے تو وہ ایمان سے خارج ہوگیا اور مرتد ہے۔ دیکھیں فرق یہ ہے کہ غیر مسلم پہلے سے اپنے مذہب پر ہے لیکن مرتد بغاوت کرکے نکل جاتا ہے۔ میں پاکستان کا نام نہیں لیتا لیکن یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی ملک کا فوجی اپنی وردی میں ملک کے آئین کی خلاف ورزی کرے اور یہ کہے کہ میں اسے نہیں مانتا تو آپ اسے باغی ہی کہیں گے۔ اگر کوئی مسلمان ہے اور بعد میں مرتد ہو جاتا ہے تو جیسے کسی ملک کا باغی ہوتا ہے، اسی طرح یہ مذہب کا باغی ہوتا ہے۔ غلام محمد قادیانی کی تاریخ آپ سب کو معلوم ہے۔ اس نے

انگریز کی کتنی خدمت کی اور ان کے لئے کیا کیا، کیا۔ اس نے مسلمانوں کو پھانسیاں دلوائیں۔ پہلے اس نے مہدی ہونے کا دعوی کیا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نبی ہوں اور لوگوں نے اس پر کلمہ بھی پڑھا۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے گا تو وہ اور اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں۔ ان کی سزا وہی ہے جو کسی باغی کی ہوتی ہے۔

جناب ! اس فرقے نے ہمارے ملک میں کتنے فساد مچائے ہیں۔ ان کا ایک مرزا محمود قادیانی ہے۔ وہ 24 جولائی 1948 کو کوئٹہ، بلوچستان آیا۔ اس نے کہا کہ ہم بلوچستان میں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ وہ دوبارہ 11 مہینے بعد آیا۔ اس نے یہ خطبہ دیا کہ بلوچستان ابھی ہمارے حوالے ہونا چاہیے۔ وہاں کے علماء نے لوگوں سے کہا کہ یہ ایک غیر مسلم نبی ہے اور انہوں نے جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ آپ یہ تعجب کریں گے کہ خان میر احمد یار خان اس وقت ریاست قلات کا والی تھا۔ ان کے پارلیمان کے ممبران میں مولانا محمد عمر، مولانا عرض محمد اور میر غوث بخش بزنجو تھے۔ جب مرزا محمود قادیانی کا پہلا اجلاس ہوا تو اس کے بعد میر غوث بخش بزنجو صاحب نے پارلیمان کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ (عربی)۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ بلوچستان میں اسلامی حکومت ہوگی۔ ہمارے ملک کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قلات گیا۔ انہوں نے والی قلات سے کہا کہ ہم آپ کے صوبے کو ایسا آباد کریں گے جس کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔ آپ ہمیں یہاں بسنے دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد خان صاحب فرانس گئے۔ سر ظفر اللہ خان ان کے پیچھے وہاں گئے۔ انہوں نے کہا کہ خان صاحب ! آپ یہ پیرس شہر دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ ہمیں ریاست قلات میں بسنے دیں گے تو ہم اسے پیرس جیسا شہر بنا دیں گے۔ انہوں نے خان صاحب سے کہا کہ آپ ہم پر ایمان لائیں۔ اللہ تعالیٰ خان صاحب کی مغفرت فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ سر ظفر اللہ خان مجھے تنگ کرتا ہے۔ خان صاحب نے ان سے کہا کہ اگر حضور اکرم ﷺ خود تشریف لائیں اور کہیں کہ مرزا غلام محمد قادیانی کو نبی مانو تو بھی میں نہیں مانوں گا۔ سر ظفر اللہ خان نے کہا کہ اچھا تو یہ آپ اپنے نبی کے کہنے پر بھی نہیں کریں گے۔ خان صاحب نے جواب دیا کہ میرے نبی نے فرمایا کہ لا نبی بعدی۔ میں سمجھوں گا کہ اس سے وہ میرا امتحان لے رہے ہیں۔ انہوں نے سر ظفر اللہ خان سے کہا کہ یہ آپ کا حکم ہے جو کسی بھی وقت منسوخ ہو سکتا ہے لیکن وہ ان کی خبر ہے اور کبھی بھی منسوخ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد سر ظفر اللہ خان خاموش ہو گئے اور بعد میں ہماری جان چھوٹی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی بیٹھ جائیں۔

سینیٹر مولوی فیض محمد: ہم چیف جسٹس آف پاکستان کو قاضی القضات کہتے ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان قرآنی آیات پڑھتے ہیں۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں۔ انہوں نے قرآن کی آیت لا اکرہ فی الدین پڑھی۔ اس سے وہ مسلمانوں کو مجرم بناتے ہیں کہ وہ غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان بنا رہے ہیں۔ اس آیت کی تشریح ایسی نہیں ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں عربوں میں بہت سارے پڑھے لکھے نہیں تھے۔ یہود اہل علم تھے اور وہاں پر رہتے تھے۔ عرب ان سے کہتے تھے کہ دعا کرو ہمیں کوئی بچہ ہو جائے۔ وہ کہتے تھے کہ صحیح ہے ہم دعا کرتے ہیں، بچہ پیدا ہو جائے گا لیکن وہ یہودی ہو گا۔ اس طرح ان کے بچے یہودی ہوئے۔ ایک صحابی کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ وہ بعد میں ایمان لائے لیکن ان کے دو بیٹے پہلے ہی عیسائی بنے ہوئے تھے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اب دونوں کو زبردستی مسلمان بناؤں گا۔ یہودیوں نے کہا کہ ہم اپنے بچے انہیں نہیں دیں گے اور انہیں واپس لے لیتے ہیں۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لا اکرہ فی الدین۔ تم اپنے بچوں کو زور زبردستی اسلام میں نہیں لا سکتے۔ اگر وہ خوشی سے ایمان لاتے ہیں تو ٹھیک ہے، ورنہ صحیح نہیں ہے۔ آیت کیا ہے، اس کا مطلب کیا ہے اور یہ اس سے کیا مطلب لے رہے ہیں۔ ان کا فیصلہ اسلام اور آئین کے خلاف ہے۔ وہ جتنی بھی تاویلیں کریں، اگر فیصلہ غلط ہے تو وہ صراحتاً اپنی غلطی مانیں۔ کچھ سینیٹر صاحبان نے کہا کہ اس پر بات کرنے سے فساد پھیلے گا اور خرابی ہو گی۔ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں مسلمہ کذاب کے خلاف جب بہت سارے صحابہ شہید ہوئے تو انہوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اس سے فساد پھیلے گا اور دہشت گردی ہو گی۔ اپنے نبی کی عزت کی حفاظت ہمارا فریضہ ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان کی باتیں غلط ہیں اور میں سب سے یہی امید کرتا ہوں کہ سب بھی یہی کہیں گے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: چیئرمین صاحب! شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ public importance پر بات کرنا چاہتے ہیں نا؟

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جی بالکل اسی پر کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہاں ٹھیک ہے، please time short ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جی دس منٹ تو سب نے بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، مولانا صاحب نے تفصیل بتائی ہے۔

Point of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding situation arising out of the results of the General Elections, 2024

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: اچھا، چیئرمین صاحب! دو دن پہلے ایک کمیٹی بنی ہے کہ 2024 کے الیکشن پر کوئی بات نہیں کرے گا۔ ابھی مجھے پتا نہیں ہے کہ شاید اس کی پاداش میں صحافی عمران کو کل گرفتار کیا گیا ہے۔ آج اس کی تصویریں بھی آئی ہیں کہ اس کو کیسے زنجیروں میں جکڑ کر عدالت میں لایا گیا۔ ابھی پتا نہیں، اس ایوان میں بھی مجھے آپ guide کریں، یہاں پر کوئی حکومتی بندہ ہو تو بات کرے، ایسا نہ ہو کہ میں بھی یہاں سے نکلوں تو ایسے ہی ہو جاؤں۔ اگر نہیں ہے تو میں آپ کے سامنے تھوڑی گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

الحمدللہ، 2024 کے الیکشن ہو گئے۔ پاکستان ایک ایٹمی ملک ہے۔ الحمدللہ اس پاکستان میں بلوچستان اور کراچی جیسے backward areas بھی ہیں جن کے الیکشنوں کے نتائج پانچ پانچ دن بعد آتے ہیں۔ بلوچستان صوبہ ہے، کراچی city ہے، سندھ کا حصہ اور Capital ہے۔ ان دونوں نے بڑا بوجھ اٹھایا ہے یہاں الیکشن کے نتائج بالکل آخر میں پانچ دن بعد آتے ہیں۔ یہ دونوں backward areas ہیں، کراچی میں کیا ہے، پتا نہیں آدمی چلتا ہے وہ پہنچ نہیں پاتا۔ پھر یہ الیکشن manage ہو جاتے ہیں۔

آپ یہاں دیکھیں کہ ملک میں internet نہیں ہے، شاید اس ایوان سے آج کوئی order pass کرے، جہاں تک میں نے سنا ہے کہ سمندر میں کوئی شارک مچھلی آکر اس کو چبا جاتی ہے یا کھا جاتی ہے۔ یہاں سے ایسی کوئی instructions pass on کریں تاکہ یہ حکومت اس میں interest لے کر اس شارک مچھلی کو تو کم از کم پکڑے تاکہ یہاں ہم internet دے سکیں۔ مطلب یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم ایٹمی ملک ہیں، یہاں اگر بات کرتے ہیں تو اس پر بھی لوگوں پر بندشیں ہیں۔

یہاں لوگوں کو الیکشن کے حوالے سے کافی تکالیف ہیں۔ میں تو کہتا ہوں، اس دن بھی میں نے کہا تھا کہ NA-71 کا صرف خواجہ آصف صاحب کی victory کو پاکستان کا کوئی بھی

department یہاں ایوان میں آ کر defend کرے۔ آپ یقین کریں ، میں کہتا ہوں کہ پوری پی ٹی آئی ان کی حمایت میں سب کچھ چھوڑ دے گی۔ اس کو چھوڑ دیں جو آپ کے صوبے سے، اتفاق سے آپ بھی اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں جہاں PK-79 ہے جہاں ایک بندہ جس کا نام جلال ہے جوافغانی ہے جس نے سولہ سوسےزیادہ ووٹ لئے ہیں ۔ اس کے بارے میں announce کیا گیا ہے کہ وہ جیت گیا ہے۔ تیمور جھگڑا جو KP کے ہمارے پہلے فنانس کے وزیر تھےاس نے ستائیس ہزار سے زیادہ ووٹ لئے اس کو ہرایا گیا۔

بھئی اگر جلال افغانی کوآپ نے جتایاہے، اس سے بہتر ہوتا کہ آپ اگرجلال چانڈیو کو جتاتے، کم از کم وہ ہمارے علاقے کا سندھی تو ہے اس کو جتواتے تووہ صحیح تھا نا بجائے اس کے کہ آپ جلال چانڈیو کو جتوائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : گزارش ہے کہ اگر آپ اپنی تقریر کو مختصر کرلیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو : اچھا، یہاں ایک بات ہوئی مجھے بہت افسوس ہوا۔ کل میڈیا میں ایک بات چل رہی تھی ، یہاں ہمارے ایک colleague بیٹھے ہوئے ہیں جس نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور 'ن' لیگ کا اتحاد کٹھن مرحلہ ہے۔ بھئی آپ کیوں ایسے کٹھن مرحلے میں پڑتے ہیں۔ جو پارٹی lead حاصل کرتی ہے فی الحال آپ اس کو کہیں نا۔ پی ٹی آئی اگر جیت کر آئی ہے توآپ اس کو حکومت بنانے دیں،آپ کیوں ایسے کٹھن مرحلے میں پڑتے ہیں۔

پھر وہاں یہ کہاگیاکہ بھئی پی ڈی ایم کی سولہ جماعتیں جو 2022 میں ہمارے ساتھ تھیں وہ ابھی اس کشتی میں سوار نہیں ہونا چاہتیں۔ وہ ساحل پر کھڑی ہونا چاہتی ہیں۔ ساحل پر وہ آدمی کھڑا ہوتا ہے ، باقاعدہ یہ الفاظ ہیں کہ ساحل پر وہ کھڑا ہوتا ہے جو تماشا دیکھتا ہے۔ تومجھے اس دوست اس تقریر پر تعجب ہوا کہ ان پی ڈی ایم کی جماعتوں میں جن کوآپ کہہ رہے ہیں وہ ابھی کشتی میں سوار نہیں ہورہے ہیں تودو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ بھئی جب 2022 میں وہ آپ کی کشتی میں سوار تھے توآپ نے ان کا کیا حشر کیا۔ میں چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ یہاں ہمارے دوست شفیق ترین صاحب بیٹھے ہیں ، محمود خان اچکزئی صاحب کی سیاست سے کون اختلاف کرسکتا ہے۔ پاکستان میں وہ ایک معتبر شخصیت تھے، ان کی جماعت کے ساتھ آپ نے کیاکیا۔ آپ دیکھیں طاہر بزنجو صاحب جو ہمارے نفیس سینیٹر ہیں، حاصل بزنجو صاحب کی سیاست سے کون انکار کرسکتا ہے۔ بلوچستان میں ان

دو شخصیتوں سے زیادہ کوئی سیاست کرتا ہے؟ آپ نے ان کو کیا دیا؟ آپ اے این پی پر آجائیں، ایمل ولی خان جو باچا خان کا پوتا ہے اس نے آپ کی حمایت کی، آپ نے اس کی جماعت کے ساتھ کیا کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ براہ مہربانی public importance پر بات کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں اس پر آتا ہوں۔ میں سو نہیں سکا اس کو سن کر، ہمارے دوست ہیں، اس بندے نے ان کی تضحیک کی ہے۔ یہاں ہم سب بھاشن سنتے ہیں۔ خان صاحب پر ان کا غصہ کم نہیں ہوتا، کم از کم آپ ان دوستوں کو کیسے کہتے ہیں کہ ابھی وہ ساحل پر کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے والے ہیں۔ ان جماعتوں نے ہمیشہ انقلابی سیاست کی ہے، یہ leftists ہیں۔ اے این پی ہو، بزنجو صاحب ہوں، اچکزئی صاحب ہوں، پاکستان میں ایسی کوئی چیز نہیں، بات چیت کا دروازہ بند نہیں ہونا چاہیے لیکن جو حشر PDM کی main جماعتوں نے ان کا کیا ہے، خاص طور پر آج کٹھن مرحلے میں نہ پڑتے، میں ان کو آج بھی یہ تجویز دیتا ہوں۔

جناب! اسمبلی کا اجلاس ہو گا، largest party PTI ہے، آپ پی ٹی آئی کو reserved seats دے دیں، ہم جو اس دن سن رہے تھے، کہ سنی اتحاد میں گئے ہیں، فلاں میں گئے ہیں۔ یہ آپ لوگوں کے کرتوت ہیں، یہ آپ کی وجہ سے بلا چھینا گیا، آپ کی وجہ سے پارٹی ختم کی گئی۔ کل special seats announce کی گئی ہیں، ہماری پارٹی کی نہیں۔ بھائی ہم سنی اتحاد کونسل میں گئے ہیں، یہ ہماری مجبوری تھی کہ ہمیں special seats مل جائیں۔ الیکشن کمیشن نے KP, Sindh, Punjab and Federal, کہیں سے بھی ہماری کوئی special seat announce نہیں کی، کس لیے؟ جب باقی پارٹیوں کی آپ کرتے ہیں۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہے، کل سندھ اسمبلی کا اجلاس ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ KP کی اسمبلی کا اجلاس نہ بلائیں۔ آپ ہماری نمائندگی سے اتنے گھبرائے ہوئے ہیں، چلو جیسا بھی الیکشن آپ لوگوں نے کیا اسی کا تو بھرم ہونا چاہیے۔ یہ کون سا طریقہ ہے؟ خان صاحب ان کے ذہن پر ایسے سوار ہیں، شہادت بھائی اور ان کے دوست بیٹھے ہیں، میں ان کو تسلی دیتا ہوں، جن کو غصہ ہے، عمران خان صاحب کبھی بھی پاکستان کے خلاف نہیں جا سکتا۔ آج بھی علی ظفر کی statement جس کو یہاں quote کیا گیا ہے، ابھی ٹی وی پر علی ظفر کی statement آئی ہے کہ جو بھی پاکستان کی حمایت میں قدم اٹھایا جائے گا، تحریک انصاف اس کی مدد کرے گی۔

بھائی! آپ IMF کا کہتے ہیں، اگر خان صاحب نے کہا تھا تو آپ جائیں June 2023 میں، جب آئی ایم ایف کی قسط ملی تو آپ نے ایسے شادیانے بجائے جیسے کسی آدمی کے ہاں twins پیدا ہوتے ہیں، ایسی خوشی آپ لوگوں نے منائی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! ایک منٹ، IMF کے پیسوں کا کیا حشر کیا، بجٹ 2023 میں 92 billion آپ نے MNAs کو funds دیے۔ اس سے پہلے آپ کے June 2022 کے funds تھے جو December 2022 میں release ہوئے۔ اس کا حشر کیا ہوا، کوئی کام نہیں ہوا؟ سیلاب کے funds کا کیا ہوا؟ اس کی ابھی تک audit نہیں ہوئی۔ ایک سو دس لوگ بیٹھ کر بیالیس ہزار راشن بیگ لیتے ہیں، 112 لوگ 31,000 tents لیتے ہیں۔ بھائی، خدا کے بندے! آئیں پاکستان کی حمایت، عوام کے لیے کام کریں۔ ہم آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ آپ لوگ ایسے ہی اپنا اقربا پروری چلائیں گے تو کبھی بھی پی ٹی آئی آپ کے ساتھ کھڑی نہیں ہوگی۔ ہم کبھی بھی ملک کے خلاف نہیں جاتے۔ ابھی سولنگی صاحب آگئے، آپ ان سے پوچھیں کہ انٹرنیٹ کو کم از کم shark سے بچائیں، اسے یہاں start کرائیں، ہم ایٹمی ملک ہیں، ہم اسے کیوں بھولتے ہیں، یہ تو پسماندہ علاقوں میں ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ، جناب! جناب چیئرمین! ہمارے بلوچستان میں حقیقی امیدواروں اور نمائندوں کو شرمناک دھاندلی کے ذریعے ہروایا گیا۔ ہماری اپنی جماعت کے امیدواروں کو چن چن کر، ہماری پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ سے لے کر پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل جان محمد بلیدی تک، سب کو بدترین دھاندلی کے ذریعے ہروایا گیا۔ دوسری جانب بلوچستان جیسے ایک اہم صوبے میں جہاں پہلے ہی سے امن وامان کی صورتحال بہت خراب ہے، منشیات فروشوں، drug grabbers کو دھاندلی کے ذریعے اسمبلیوں تک پہنچایا گیا۔

جناب چیئرمین! 8 فروری سے لے کر تاحال بلوچستان میں سرگرم عمل بلوچ اور پشتون قوم پرست جماعتیں دھرنے میں بیٹھے ہیں، احتجاجی جلسے جلوس کر رہے ہیں۔ کل غالباً پشین میں جلسہ تھا۔

ان کا پروگرام ہے کہ پورے بلوچستان میں احتجاجی جلسے کریں گے۔ مختصر یہ کہ ہم ان دھاندلی زدہ انتخابات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں۔ میں نے اس دن بھی کہااور آج پھر دہراتاہوں کہ چونکہ صاف اور شفاف انتخابات کا انعقاد کرنا الیکشن کمیشن کی اولین ذمہ داری تھی جس میں وہ مکمل طور پر ناکام ہوئے، اس لیے چیف الیکشن کمشنر کے خلاف آئین شکنی کا مقدمہ قائم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب! آپ نے کچھ کہنا ہے؟آپ کا mic on ہے۔

Mr. Murtaza Solangi, Minister for Parliamentary Affairs

جناب مرتضیٰ سولنگی: جناب چیئرمین! آج ہفتے کا آخری دن ہےاور یہ عین ممکن ہے کہ جب اگلا اجلاس ہوگاتو نئی حکومت تشکیل پاچکی ہو گی۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا، چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی صاحب کااور اس ایوان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرناچاہتاہوں کہ مشکل حالات اور بہت ساری شکایتوں کے باوجود آپ تمام لوگ مجھ پر بہت زیادہ مہربان رہے ہیں۔ میں اس کا شکریہ ادا کرناچاہتاہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ باقی اراکین کو میں ان شاء اللہ سوموار کو وقت دے دوں گا۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 26th February, 2024, at 03:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 26th February, 2024, at 03:00 p.m.]